26862-روزے کی مشروعیت میں حکمت

سوال

روزے مشروع کرنے کی حکمت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

سب سے پہلے تو ہمیں یہ علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی کے اسماء حسنی میں الحکیم بھی ہے جو کہ حکم اور حکمۃ سے مشتق ہے ، تو اللہ تعالی وحدہ کا ہی حکم ہے اور اس کے احکام انتہائی حکمت والے اور کامل اور متقن ہیں ۔

دوم :

اللہ تعالی نے جو بھی احکام مشروع کیے ہیں وہ سب کے سب عظیم حکمتوں سے پر ہیں ، بعض اوقات تو ہمیں اس کی حکمت کا علم ہوتا ہے اور بعض اوقات ہماری عقلیں اس کی حکمت کا ادراک نہیں کر پاتیں ، اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم کچھ حکمتوں کا علم رکھتے ہیں اور بہت ساری حکمتیں ہم پر مخفی ہی رہتیں ہیں ۔

سوم :

اللہ سبحانہ وتعالی نے ہم پر روزوں کو فرض اور مشروع کرتے ہوئے اس کی حکمت کا بھی ذکر کیا ہے جس کا بیان مندرجہ ذیل آیت میں ہے :

{اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنے فرض کیے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو} البقرۃ (183)

لھذا روزہ تقوی و پرہیزگاری کا وسیلہ ہے ، اور تقوی اختیار کرنے کا حکم اللہ تعالی نے دیا ہے اور جو چیز اس سے روکے اس کے فعل سے بھی روکا ہے ، اور روزہ ایک ایسا سبب ہے جس سے بندہ دینی اوامر میں مدد حاصل کرتا ہے ۔

علماء رحمہ اللہ تعالی نے روزے کی مشروعیت کی بعض حکمتوں کا ذکر کیا ہے جو سب کی سب تقوی و پرہیزگاری کی خصلتیں ہیں ، لیکن انہیں ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں تاکہ روزے دار متنبہ رہے اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے ۔

روزوں کی بعض حکمتیں :

1- روزہ اللہ تعالی کی انعام کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا وسیلہ ہے ، روزہ کھانا پینا ترک کرنے کا نام ہے اور کھانا پینا ایک بہت بڑی نعمت ہے ، لھذا اس سے کچھ دیر کے لیے رک جانا کھانے پینے کی قدر و قیمت معلوم کراتا ہے ، کیونکہ مجھول نعمتیں جب گم ہوں تو وہ معلوم ہو جاتی ہیں ، یہ سب کچھ اس کے شکر کرنے پر ابھارتا ہے ۔

2- روزہ حرام کردہ اشیاء کو ترک کرنے کا وسیلہ ہے ، کیونکہ جب نفس اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرتا ہوا کسی حلال چیز سے رکنے پر تیار ہو جاتا ہے تو وہ حرام کردہ اشیاء کو ترک کرنے پر بالاولی تیار ہو گا ، لھذا اللہ تعالی کے حرام کردہ کاموں روزہ بچاؤ کا سبب بنتا ہے ۔

3-روزہ رکھنے میں شھوات پر قابو پایا جاتا ہے، کیونکہ جب نفس سیر ہوا اور اس کا پیٹ بھرا ہوا ہو تو وہ شھوات کی تمنا کرنے لگتا ہے، اور جب بھوکا ہو تو پھر خواہشات سے بچتا ہے، اور اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

(اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو بھی نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے، کیونکہ شادی کرنا آنکھوں کو نیچا کردیتا، اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے، جو شخص نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اسے روزے رکھنے چاہییں، کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں)۔

4-روزہ مساکین پر رحمت مہربانی اور نرمی کرنے کا باعث ہے، اس لیے کہ جب روزہ دار کچھ وقت کے لیے بھوکا رہتا ہے تو پھر اسے اس شخص کی حالت یاد آتی ہے جسے ہر وقت ہی کھانا نصیب نہیں ہوتا، تو وہ اس پر مہربانی اور رحم اور احسان کرنے پر ابھارتا ہے، لھذا روزہ مساکین پر مہربانی کا باعث ہے۔

5-روزے میں شیطان کے لیے غم و غصہ اور قھر اور اس کی کمزوری ہے، اور اس کے وسوسے بھی کمزور ہوجاتے ہیں جس کی بنا پر انسان معاصی اور جرائم بھی کم کرنے لگتا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ جیسا کہ حدیث میں بھی وارد ہے کہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے، تو روزے کی بنا پر اس کی یہ گردش والی جگہیں تنگ پڑجاتی ہیں جس سے وہ کمزور ہوجاتا ہے اور اس کے نتیجے میں شیطان کا نفوذ بھی کمزور پڑجاتا ہے۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

بلاشبہ کھانے پینے کی وجہ سے خون پیدا ہوتا ہے، اس لیے جب کھایا پیا جائے تو شیطان کی گردش کی جگھوں میں وسعت پیدا ہوجاتی ہے جو کہ خون ہے اور جب روزہ رکھا جائے تو شیطان کی گردش والی جگہیں تنگ ہوجاتی ہیں، جس کی بنا پر دل اچھائی اور بھلائی کے کاموں پر آمادہ ہوتا اور برائی کے کام ترک کردیتا ہے۔ اھ کچھ کمی بیشی کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

دیکھیں مجموع الفتاوی (246/25)

6-روزے دار اپنے آپ کو اللہ سبحانہ وتعالی کی مراقبت و نگہبانی پر تیار کرتا ہے کہ اللہ تعالی کا اس کی نگرانی اور مراقبت کر رہا ہے جس کی بنا پر وہ اپنے نفس کی خواہشات کو ترک کردیتا ہے حالانکہ اس پر چلنے کی اس میں طاقت بھی ہوتی ہے لیکن اسے علم ہے کہ اللہ تعالی اس پر مطلع ہے تو وہ ایسے کام کرنے سے گریز کرتا ہے۔

7-روزے میں دنیا اور اس کی شھوات سے زھد پیدا ہوتا ہے، اور اللہ تعالی کے پاس موجود اجر و ثواب میں ترغیب پائی جاتی ہے۔

8-اس میں مومن کثرت اطاعت کا عادی بنتا ہے، کیونکہ روزہ دار روزہ کی حالت میں زیادہ سے زیادہ اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے جس کی بنا پر وہ عادی بن جاتا ہے۔

روزہ کی مشروعیت کی چند ایک حکمتیں ہم نے آپ کے سامنے رکھی ہیں اس کے علاوہ بھی بہت ساری حکمتیں پائی جاتی ہیں، ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کو روزہ کے مقاصد کو سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، اور اچھے اور احسن انداز میں عبادت کرنے پر مدد فرمائے۔

دیکھیں : تفسیر السعدی صفحہ (116) حاشیۃ ابن قاسم علی الروض المربع (344/3) الموسوعۃ الفقھیۃ (9/28)۔

واللہ اعلم.